ہوٹل والوں کا مختلف لوگوں کا گوشت ملا کر پکانا کیسا؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:HAB-0145 تاریخ:07-07-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ عید الاضحیٰ وغیرہ کے موقع پر کئی لوگ باربی کیو والے حضرات کو اپنے جانور کا گوشت بوٹی کباب وغیرہ بنانے کے لیے دیتے ہیں اور باربی کیو والے مختلف لوگوں کے گوشت کو آپس میں ملا دیتے ہیں، پھر کباب بوٹی تیار کرنے کے بعد سب کو وزن کے حساب سے واپس کرتے ہیں، یعنی جس نے جتنا کلو گوشت دیا ہوتا ہے اتنا کلو اسے واپس کر دیتے ہیں، باربی کیو والے لوگ اس کی وضاحت بھی نہیں کرتے کہ ہم اس کو ملا دیں گے۔ کیا مختلف لوگوں کا گوشت آپس میں ملانا اور وزن کے حساب سے ان کو دینا جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

باربی کیو بنانے والوں کا مختلف لوگوں کا دیا ہوا گوشت آپس میں ملا دینا اور پکانے کے بعد وزن کے حساب سے تقسیم کرنا شرعاً جائز نہیں، ایسی صورت میں باربی کیو والے حضرات کے لیے یہ حکم ہے کہ وہ سب کا گوشت الگ الگ رکھیں اور پھر اسی کو آرڈر کے مطابق تیار کر کے دیں، لہٰذا اگر جان بوجھ کر خود ایک کا دیا ہوا گوشت دوسرے کے گوشت سے مکس کیا، تو اس پر تاوان لازم ہو گا یعنی یہ خود اس مخلوط گوشت کا مالک ہو جائے گا اور جن کا گوشت مکس کیا گیا، ان کو گوشت کی قیمت بطورِ تاوان دینا ہو گی اور جب تک تاوان نہ دے دے یا مالک تاوان معاف نہ کر دے، اس وقت تک اس مخلوط گوشت کا استعمال اس کے لیے جائز نہیں ہو گا، البتہ اگر معلوم

ہو جانے کے بعد بھی گوشت دینے والے یہی پکا ہوا مخلوط گوشت لینے دینے پر راضی رہیں، تو اب ان سے تاوان ساقط ہو جائے گا اور یہی پکا ہوا مخلوط گوشت ان کے درمیان وزن کے مطابق تقسیم کرنا، جائز ہو گا۔

ہاں جہاں اس طرح گوشت مکس کر دینے کا عرف ورواج ہو اور دینے والوں کو معلوم ہو کہ یہ آپس میں ملا دیتے ہیں اور وہ اسی پر راضی رہتے ہیں، یا جن لوگوں نے گوشت دیا ہے وہ ملانے کی صراحتاً اجازت دے دیں ،تو وہاں یہ شرعاً جائز ہو گا۔

لیکن ہمارے شہروں میں اس کے مختلف رواج ہیں، ایک بڑی تعداد میں باربی کیو والے لکھ کر لگاتے ہیں کہ ہمارے یہاں ہر ایک کا گوشت الگ الگ بنا کر دیا جائے گا، اور جہاں ملایا جاتا ہے وہاں دینے والوں کی ایک بہت بڑی تعداد کو معلوم ہی نہیں ہوتا، کہ ان کا گوشت دوسرے کے گوشت کے ساتھ مکس کر دیا جائے گا ،لہٰذا جو آپس میں لوگوں کا گوشت ملا دیتے ہیں وہ پہلے ہی اس کی اجازت لیں۔ گندم وغیرہ پسوانے میں مختلف لوگوں کی گندم ملا کر پیسنے اور باربی کیو گوشت ملانے میں فرق ہے۔ ایک یہ کہ گندم ملانا روزمرہ کا معمول ہے اور گوشت ملانا سال میں ایک آدھ مرتبہ ہوتا ہے؛ دوسری بات یہ کہ گندم اکثر و بیشتر ایک جیسی ہوتی ہے، کوئی بہت بڑا فرق نہیں ہوتا جبکہ گوشت میں بہت فرق ہوتا ہے کہ ایک شخص کا بکرا صحت مند، گوشت کی کٹائی عمدہ، چربی وغیرہ سے اچھی طرف صاف کیا ہوا، ہڈیوں کے کچرے سے خالی ہو گا، جبکہ دوسرے کا مریل، بیمار، خراب کٹائی والا، چربی سے لتھڑا ہوا اور ہڈیوں سے بھرپور وغیرہا۔ تو گندم کی طرح یہاں سب کی رضامندی کا ہونا مشکل ہے، اس لیے گوشت میں اجازت ہی سے کیا جائے اور بہرحال اگر عرف میں اجازت ہو، تو شرعی اجازت ضرور حاصل ہو گی۔

مسئلہ کی تفصیل یہ ہے کہ باربی کیو والے لوگوں کو تکہ بوٹی کباب وغیرہ تیار کرنے کے لیے جو اپنا گوشت دیا جاتا ہے اور اس کی وہ فی کلو کے حساب سے قیمت بھی وصول کرتے ہیں، یہ اجارہ علی العمل ہے اور چونکہ یہ لوگ مخصوص وقت میں کسی خاص شخص کا کام کرنے کے پابند نہیں ہوتے، لہٰذا یہ حضرات اجیر مشترک ہیں

اور اجیر مشترک چونکہ امین ہوتا ہے، لہٰذا اس کے پاس وہ گوشت امانت ہوتا ہے، اگر اس کے فعل سے وہ گوشت ضائع ہو جائے، تو اس پر تاوان لازم ہوتا ہے اور فقہائے کرام علیہم الرحمۃ اجمعین نے یہ بیان فرمایا ہے کہ مختلف لوگوں کی چیزوں کو اس طرح ملا دینا کہ ان میں تمیز نہ کی جاسکے، یہ بھی اس چیز کو ہلاک و ضائع کرنا ہے اور اس صورت میں بھی اجیر مشترک ضامن ہو گا اور چونکہ اس کا حکم غصب والا ہے اور غصب کے معاملے میں صحیح قول کے مطابق گوشت قیمی چیز ہے، لہٰذا اس کا تاوان قیمت سے دینا ہو گا، لیکن اگر کوئی ایسی جگہ ہو جہاں ان چیزوں کو آپس میں ملا دینے کا عرف و رواج ہو تو دلالۃً اجازت مانی جائے گی اور مختلف اشیاء کو آپس میں ملا دینا جائز ہو گا، اسی طرح جب اصل مالک صراحتاً اجازت دے دے تو یہ بھی جائز ہو گا کہ جب دلالۃً اجازت والی صورت میں جواز کا حکم ہے، تو صراحت والی میں بدرجہ اولیٰ جواز کا حکم ہو گا۔

اس کی واضح نظیر فقہائے کرام علیہم الرحمۃ اجمعین کا بیان کردہ یہ مسئلہ ہے کہ طحان (گندم پیسنے والے شخص) کے پاس مختلف لوگ آٹا پیسنے کے لیے اپنی گندم دے جاتے ہیں اور وہ لوگ ان سب کی گندم آپس میں ملا کر پیستے ہیں، پھر ان کو وزن کے حساب سے تقسیم کرتے ہیں، تو ان کا ایسا کرنا، جائز نہیں اور وہ لوگ اس طرح ضامن ہو جائیں گے، لیکن جس جگہ اس کا عرف ہو تو دلالۃً مالک کی طرف سے اجازت مانی جائے گی اور یہ ملا کر پیسنا بھی جائز ہو گا۔

باربی کیو والے لوگوں کو تکہ بوٹی کباب وغیرہ تیار کرنے کے لیے جو اپنا گوشت دیا جاتا ہے اور اس کی وہ فی کلو کے حساب سے قیمت بھی وصول کرتے ہیں، یہ اجارہ علی العمل ہے، چنانچہ اجارہ علی العمل کے متعلق تحفۃ الفقہاء اور ہدایہ میں ہے، واللفظ للتحفۃ: "وأما الإجارة على الأعمال فكاستئجار القصار والإسكاف والصباغ وسائر من يشترط عليه العمل في سائر الأعمال" ترجمہ: اور رہا مختلف کاموں پر اجارہ، تو اس کی مثال یہ ہے، جیسے دھوبی، موچی اور رنگریز سے اجارہ کیا جاتا ہے اور اسی طرح وہ تمام افراد جن پر کاموں میں سے کوئی کام شرط قرار دیا جائے۔

(تحفۃ الفقہاء، ج02، ص347، مطبوعہ بیروت)(الھدایۃ مع البنایہ، ج10، ص230، مطبوعہ بیروت)

بار بی کیو والے لوگ مخصوص وقت میں کسی خاص شخص کا کام کرنے کے پابند نہیں ہوتے، لہٰذا یہ لوگ اجیر مشترک ہیں، چنانچہ اجیر مشترک کی تعریف کے متعلق النتف فی الفتاوٰی میں ہے: "وأما الأجير المشترك فهو الذي يتقبل الأعمال من الناس مثل الصباغ والقصار" ترجمہ: اور رہا اجیر مشترک، تو یہ وہ شخص کہلاتا ہے جو مختلف لوگوں سے کاموں کو قبول کرتا ہے، جیسے رنگریز اور دھوبی۔

(النتف فی الفتاوٰی، ج02، ص561، مطبوعہ بیروت)

اجیر مشترک کے پاس چیز امانت ہوتی ہے، اگر اس کے فعل سے ضائع ہو جائے، تو تاوان واجب ہے

، چنانچہ در مختار مع رد المحتار اور فتاوٰی عالمگیری میں ہے، واللفظ للآخر: "وما هلك في يده بعمله كالقصار إذا دق الثوب فتخرق أو ألقاه في النورة فاحترق أو الحمال إذا تعثر فهو ضامن عند علمائنا الثلاثة. كذا في المحيط" ترجمہ: اور جو مال اجیر مشترک کے ہاتھ میں اس کے اپنے عمل سے ہلاک ہو جائے جیسے دھوبی نے کپڑے کو پتھر پر مارا تو وہ پھٹ گیا یا اس کو تنور میں ڈالا تو وہ جل گیا یا لوگوں کا سامان اٹھانے والا گر پڑا تو وہ ہمارے تینوں ائمہ کرام علیہم الرحمۃ اجمعین کے نزدیک ضامن ہو گا، ایسا ہی محیط میں ہے۔

(رد المحتار، ج9، ص112،109، کوئٹہ)(الفتاوی الھندیۃ، ج4، ص571، بیروت)

بہار شریعت میں ہے: "اجیر مشترک کے پاس چیز امانت ہوتی ہے، اگر ضائع ہو جائے ضمان واجب نہیں ۔۔ اجیر مشترک کے فعل سے اگر چیز ضائع ہوئی، تو تاوان واجب ہے، مثلاً: دھوبی نے کپڑا پھاڑ دیا اگرچہ قصداً نہ پھاڑا ہو چاہے اُسی نے خود پھاڑا یا اُس نے دوسرے سے دھلوایا اُس نے پھاڑا بہر حال تاوان واجب ہے۔"

(بہار شریعت، حصہ14، ص156، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

قصداً ایک کا دیا ہوا گوشت دوسرے کے گوشت میں ملا دینا کہ آپس میں ان کی تمیز باقی نہ رہے، یہ اس کو ہلاک وضائع کرنا ہے اور موجب ضمان ہے، چنانچہ مبسوط امام محمد میں ہے: "قلت: أرأيت المستودع إذا خلط الوديعة بماله أو بمال غيره أيضمن؟ قال: نعم. قلت: لم؟ قال: لأنه استهلكها حين خلطها بغيرها.

ألا ترى أنه لا يَعرف ماله بعينه ولا يستخرجها منه... قلت: أرأيت إن كانت الوديعة حنطة فخلطها بشعير أو كانت الوديعة شعيراً فخلطها بحنطة؟ قال: إن استطاع أن يخلّص الحنطة أو الشعير فيرده على صاحبه فلا ضمان عليه، فإن لم يستطع أن يخفصه فهو ضامن؛ لأن هذا استهلاك. قال: أرأيت لو كانت الوديعة سمناً فخلطه بزيت، أو كانت ضرباً من الأدهان فخلطها بدهن آخر، أو كانت دقيقاً فخلطه بدقيق آخر، ألم يكن ضامناً، ولا يستطيع أن يخلّص بعضه من بعض؟ قلت: بلى "ترجمہ: میں نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں عرض کی کہ آپ اس امین کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو امانت والی چیز کو اپنے مال یا کسی دوسرے کے مال کے ساتھ ملا دے، تو کیا وہ ضامن ہو گا؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں، تو میں نے عرض کی کیوں ضامن ہو گا؟ تو آپ نے فرمایا کہ جب امین نے امانت والی چیز کو اس کے علاوہ چیزوں کے ساتھ ملایا تو اس کو ہلاک کر دیا، کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس کا مال بعینہٖ پہچاننا ممکن نہیں اور نہ وہ امانت والی چیز کو اس سے نکال سکتا ہے، میں نے عرض کی کہ اگر گندم امانت ہو تو اس نے اس کو جو کے ساتھ ملا دیا یا جو امانت تھی ،اس نے اس کو گندم کے ساتھ ملا دیا، تو اس بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ اگر گندم یا جو کو آپس میں الگ الگ کرنا، ممکن ہو، تو وہ ان کے مالک کو لوٹا دی جائے گی اور اس پر کوئی ضمان نہ ہو گا اور اگر ان کو الگ الگ کرنا، ممکن نہ ہو، تو وہ ضامن ہو گا، کیونکہ یہ بھی اس کو ہلاک کرنا ہے، امام محمد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، میں نے عرض کی آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں کہ اگر امانت گھی ہو اور یہ اس کو زیتون کے تیل کے ساتھ ملا دے یا مختلف تیلوں کی اقسام امانت ہوں، یہ اس کو دوسرے تیل کے ساتھ ملا دے یا آٹا امانت ہو تو یہ اس کو دوسرے آٹے کے ساتھ ملا دے، تو کیا وہ ضامن نہیں ہو گا؟ حالانکہ وہ ایک کو دوسرے سے الگ کرنے کی طاقت بھی نہیں رکھتا، تو فرمایا: کیوں نہیں۔

(الاصل للامام محمد، ج 08، ص 434، مطبوعہ بیروت)

اس طرح امانت کو ہلاک کر دینے کی صورت میں غصب کے احکام جاری ہوں گے، چنانچہ بہار شریعت میں ہے: " بعض ایسی صورتیں بھی ہیں کہ اگرچہ وہ غصب نہیں ہیں، مگر ان میں غصب کا حکم جاری ہوتا ہے

یعنی ضمان کا حکم دیا جاتا ہے، اس وجہ سے ان کو بھی غصب سے تعبیر کیا جاتا ہے، مثلاً: مودَع نے ودیعت سے انکار کر دیا یا ہلاک کر دیا کہ یہاں تاوان لازم ہے۔"

(بہار شریعت، حصہ 15، ص 209، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مختلف لوگوں کے گوشت کو اس طرح مکس کر دینے سے یہ خود اس کا مالک ہو جائے گا اور تاوان کی ادائیگی یا مالک کے تاوان معاف کر دینے سے قبل اس کا استعمال جائز نہیں ہو گا، چنانچہ در مختار میں ہے: "(وکذا لو خلطها المودع) بجنسها أو لغيره (بماله) أو مال آخر (بغير إذن) المالك (بحيث لا تتميز) (ضمنها) لاستهلاكه بالخلط لكن لا يباح تناولها قبل أداء الضمان وصح الابراء "ترجمہ: اور اسی طرح اگر امین نے مالک کی اجازت کے بغیر امانت والی چیز کو اس کی جنس کے ساتھ یا دوسرے کے مال کو اپنے مال یا کسی دوسرے کے مال کے ساتھ اس طرح ملا دیا کہ ان کو الگ الگ نہ کیا جا سکے، تو وہ اس کا ضامن ہو گا، کیونکہ اس نے ان کو ملا کر ہلاک کر دیا، لیکن ضمان کی ادائیگی سے پہلے اس کو استعمال کرنا، جائز نہیں ہو گا اور مالک کا معاف کر دینا صحیح ہے۔

اس کے تحت رد المحتار میں ہے: "(قوله لاستهلاكه) وإذا ضمنها ملكها، ولا تباح له قبل أداء الضمان، ولا سبيل للمالك عليها عند أبي حنيفة ولو أبرأه سقط حقه من العين والدين. بحر "ترجمہ: شارح علیہ الرحمۃ کا قول" اس کو ہلاک کر دینے کے سبب" اور جب وہ اس کا ضامن ہو گیا، تو وہ اس کا مالک ہو گیا اور ضمان کی ادائیگی سے پہلے اس کے لیے وہ چیز مباح نہیں ہے اور امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک مالک کے لیے اب اس چیز میں کوئی حق باقی نہ رہا اور اگر مالک نے اس کو ضمان سے بری کر دیا، تو مالک کا حق عین و دین دونوں سے ساقط ہو جائے گا۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، ج 08، ص 536، کوئٹہ)

قیمی چیز کا تاوان قیمت سے دینا ہو گا، چنانچہ در مختار میں ہے: "وتجب القيمة في القيمي يوم غصبه اجماعا "ترجمہ: اور قیمی شے میں غصب کے دن کی قیمت بطور تاوان واجب ہو گی، اس پر اجماع ہے۔

(الدر المختار مع رد المحتار، ج 09، ص 307، کوئٹہ)

غصب کے معاملے میں صحیح قول کے مطابق گوشت بھی قیمی شے ہے، چنانچہ قیمی اشیاء کے بیان کے تحت در مختار و رد المحتار میں ہے: "(واللحم ولو نیئا) ھذا ھو الصحیح و المطبوخ بالاجماع "ترجمہ: اور گوشت بھی قیمی شے ہے، اگرچہ وہ کچا ہو۔ یہی صحیح ہے اور پکا ہوا گوشت بالاجماع قیمی ہے۔

(الدر المختار مع رد المحتار، ج 09، ص 307، مطبوعہ کوئٹہ)

اگر معلوم ہو جانے کے بعد بھی گوشت دینے والے یہی پکا ہوا مخلوط گوشت لینے دینے پر راضی رہیں، تو اب ان سے تاوان ساقط ہو جائے گا اور یہی پکا ہوا مخلوط گوشت ان کے درمیان وزن کے مطابق تقسیم کرنا، جائز ہو گا، چنانچہ رد المحتار اور مجمع الضمانات میں ہے، واللفظ للرد: "دفع رجلان لرجل دراھم یتصدق بھا عن زکاتھما فخلطھا ثم دفعھا ضمن **إلا إذا جدد الإذن أو أجاز المالکان أو وجد دلالۃ الإذن بالخلط** کما جرت العادۃ بالإذن من أرباب الحنطۃ بخلط ثمن الغلات، **و کذا الطحان ضمن إذا خلط حنطۃ الناس إلا في موضع یکون مأذونا بالخلط عرفا** "ترجمہ: دو آدمیوں نے کسی شخص کو دراہم دیئے، تاکہ وہ ان کو ان دونوں کی زکاۃ کی مد میں صدقہ کر دے، تو اس نے ان کو ملا دیا، پھر آگے ادا کیے، تو وہ ضامن ہو گا، ہاں اگر دوبارہ اجازت لے لی ہو یا مالکوں نے اس کو جائز قرار دیا ہو یا کسی طرح ان دراہم کو آپس میں ملانے کی دلالۃً اجازت پائی گئی ہو، تو اب ضامن نہیں ہو گا، جیسا کہ اس بات پر عادت جاری ہے کہ گندم کے مالکان کی طرف سے مختلف غلوں کا ثمن ملانے کی اجازت ہوتی ہے اور اسی طرح گندم پیسنے والے کا معاملہ ہے کہ جب وہ مختلف لوگوں کی گندم کو آپس میں ملا دے، تو ضامن ہو گا، ہاں اگر کوئی ایسی جگہ ہو جہاں آٹا پیسنے والے کو عرف کی وجہ سے ملانے کی اجازت ہوتی ہے، تو ملانا، جائز ہو گا۔

(رد المحتار، ج 03، ص 378، مطبوعہ کوئٹہ) (مجمع الضمانات، ج 01، ص 51، مطبوعہ بیروت)

جہاں گوشت کو مکس کر دینے کا عرف و رواج ہو، تو مالک کی طرف سے دلالۃً اجازت مانی جائے گی اور ان کو آپس میں ملا دینا جائز ہو گا، چنانچہ بحر الرائق میں ہے: "رجلان دفع کل واحد منھما زکاۃ مالہ إلی رجل

ليؤدي عنه فخلط مالهما ثم تصدق ضمن الوكيل وكذا لو كان في يد رجل أوقاف مختلفة فخلط إنزال الأوقاف وكذلك البياع والسمسار والطحان إلا في موضع يكون الطحان مأذونا بالخلط عرفا

”ترجمہ: دو آدمیوں نے اپنے مال کی زکاۃ کسی شخص کو دی تاکہ وہ ان کی طرف سے ادا کردے، تو اس نے ان کا مال آپس میں ملا دیا، پھر صدقہ کر دیا، تو وکیل ضامن ہو گا اور اسی طرح حکم ہے اس صورت کا کہ اگر کسی شخص کے قبضے میں مختلف اوقاف ہوں، تو وہ ان کی آمدنیاں آپس میں ملا دے اور اسی طرح تاجر، دلال اور آٹا پیسنے والے کا بھی حکم ہے، ہاں اگر کوئی ایسی جگہ ہو جہاں آٹا پیسنے والے کو عرف کی وجہ سے ملانے کی اجازت ہوتی ہے، تو ملانا، جائز ہو گا۔ (البحر الرائق، ج02، ص369، مطبوعہ کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

18 ذو الحجۃ الحرام 1444ھ/07 جولائی 2023ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے